جلد ۲۲ | مورخہ ۱۷ صفر ۱۳۵۴ھ | یوم شنبہ | مطابق ۲۱ مئی سنہ ۱۹۳۵ء | نمبر ۲۶۹

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۹ مئی - آج رات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ دس بجے سفر سندھ سے بخیر و عافیت واپس تشریف لائے۔ مقامی جماعت نے قصبہ سے باہر استقبال کیا اور حضور نے اپنے خدام کو شرف مصافحہ بخشا۔

ہیڈ ماسٹر صاحب نصرت گرلز ہائی سکول اطلاع دیتے ہیں کہ سکول میں ایف اے کی فرسٹ ایر کا داخلہ ۲۵ مئی تک ہوگا

نظارت دعوۃ و تبلیغ ایک تبلیغی ٹریکٹ ۱۳ جماعتوں کو بھجوا رہی ہے۔ امید ہے دو تین روز تک تمام جماعتوں کو پہونچ جائیگا انصار اللہ کے ذریعہ سے اس کی اشاعت کا انتظام کیا جائے اور جس قدر زیادہ سے زیادہ ہوسکے۔ اشاعت کی جائے۔ اور ماہواری تبلیغی رپورٹ میں اس امر کا ذکر ہو۔ کہ کتنے اشخاص کو پڑھوایا گیا۔ اور سنایا گیا۔ جن جماعتوں کو نہ پہونچے۔ یا تھوڑی تعداد میں پہونچے۔ وہ دوبارہ منگوالیں۔ پتھر مطبع میں اس غرض کے لئے محفوظ رکھے ہوئے ہیں۔ جس قدر تعداد درکار ہو۔ اس سے نظارت کو اطلاع دیں ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

الہام اِنّہٗ اٰوی القریہ سے کیا مراد ہے؟

فرمودہ ۲۱ مئی ۱۹۰۴ء

"طاعون کی وجہ یہی ہے۔ جو ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتیٰ یغیروا ما بانفسھم کے الہام سے ظاہر ہے۔ یعنی لوگوں نے جب اپنے افعال اور اعمال سے غضب الٰہی کے جوش کو بھڑکایا اور بدعملیوں سے اپنی حالتوں کو ایسا بدل لیا۔ کہ خوفِ خدا۔ اور تقویٰ۔ طہارت کی ہر ایک راہ کو چھوڑ دیا۔ اور بجائے اس کے طرح طرح کے فسق و فجور کو اختیار کر لیا۔ اور خدا پر ایمان سے بالکل ہاتھ دھو دیا۔ دہریت اندھیری رات کی طرح دنیا پر محیط ہوگئی۔ اور اللہ تعالےٰ کے نورانی چہرے کو ظلمت کے نیچے دبا دیا۔ تو خدا نے اس عذاب کو نازل کیا۔ تا لوگ خدا کے چہرے کو دیکھ لیں۔ اور اس کی طرف رجوع کریں۔ بعض بستیاں مہلکوھا میں داخل ہوکر بالکل فنا ہوجائینگی اور بعض معذبوھا میں داخل ہوں گی۔ لیکن خالی کوئی نہ رہیگی قادیان مہلکوھا میں داخل نہ ہوگی۔ یہی مراد الہام انہ اوی القریۃ سے ہے۔ گناہوں کی سرزنش کرنے کے لئے خدا نے یہاں بھی طاعون نازل فرمائی۔ خدا تو فرماتا ہے۔ کہ لولا الاکرام لھلک المقام۔ یعنے قادیان مہلکوھا میں داخل کردیا جاتا لیکن صرف تمہاری تکریم اور تعظیم سے اس کو مہلکوھا میں داخل نہیں کیا گیا۔ جو بچے ہیں۔ اور جو بچیں گے۔ وہ تمہارے اکرام کی وجہ سے بچیں گے" (الحکم ۱۷ و ۲۴ جولائی ۱۹۰۴ء)

اخبار احمدیہ

انصار اللہ امرتسر کا تبلیغی وفد

انصار اللہ امرتسر کا ایک تبلیغی وفد ۱۳ مئی کو موضع غوث آباد گیا۔ دورانِ گفتگو میں ایک صاحب نے جو متلاشی حق معلوم ہوتے تھے۔ چند سوالات کئے۔ اور تسلی بخش جوابات سن کر کہنے لگے۔ آپ تو بالکل تعلیم اسلام کے پابند اور حقیقی مسلمان ہیں۔ ہمارے مولویوں نے ہمیں غلط فہمی میں ڈال رکھا ہے۔ شرفا نے مزید خواہش کی۔ کہ رات کو یہاں قیام کر کے تبلیغ کریں۔ لیکن چند مولویوں نے جلسہ نہ ہونے دیا۔ تبلیغی لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ اور وفد شام کو امرتسر آ گیا ۔ نامہ نگار

اشتباہ

ایک شخص جو اپنے آپکو احمدی ظاہر کرتا۔ اور مختلف دوستوں کو مالی نقصان پہنچا چکا ہے۔ نام فضل احمد عمر ۳۵ یا ۴۰ برس۔ رنگ گندمی مضبوط جوان موہنہ پر پرانے چیچک کے داغ یہ شخص تھانہ پسرور کا مفرور ملزم ہے۔ احباب اس پر کسی قسم کا بھروسہ نہ کریں ۔ خاکسار۔ عبد اللہ خان سکرٹری جماعت احمدیہ مالوکے بھگت

ضلع گوجرانوالہ کے لئے نائب مہتمم تبلیغ کا تقرر

ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم کو یکم مئی ۳۵ء سے ضلع گوجرانوالہ کا نائب مہتمم تبلیغ مقرر کیا گیا ہے۔ ضلع گوجرانوالہ کی جماعتیں تبلیغی کاموں میں ان کے ساتھ تعاون کریں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ضلع جالندھر و ہوشیارپور کی جماعتوں کے لئے مبلغ

ضلع جالندھر و ہوشیارپور کی جماعتوں کے لئے ملک محمد عبد اللہ صاحب کو مبلغ مقرر کیا گیا ہے۔ احباب حسب ذیل پتہ پر ان سے خط و کتابت کریں۔

ملک محمد عبد اللہ مبلغ سلسلہ احمدیہ معرفت حاجی غلام احمد صاحب کریام ضلع جالندھر

سلور جوبلی میڈل

محمد رفیع صاحب ولد صوفی محمد علی صاحب احمدی انسپکٹر پولیس شاہ بندر ضلع کراچی سندھ کو ۶ مئی سلور جوبلی کے موقعہ پر تمغہ بطور انعام ملا۔

تبلیغی لٹریچر

میرے پاس نظارت دعوت و تبلیغ اور احمدیہ فیلوشپ آف یوتھ کے ٹریکٹوں کے علاوہ دیگر مختلف اقسام کے مفید تبلیغی پمفلٹ تقسیم کرنے کے موجود ہیں۔ جو اصحاب موزون و مناسب طریق سے تقسیم کر سکتے ہوں۔ بذریعہ ریلوے پارسل جلد منگوا لیں۔ خاکسار ملک مبارک احمد خان ۴۲/۱ لور چیت پور روڈ کلکتہ

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۱۵ مئی ۱۹۳۵ء کو بیعت کرنے والوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط و دستی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخلِ احمدیت ہوئے ۔

تحریری بیعت

۱ غلام جنت صاحبہ اہلیہ شیخ عبد الکریم صاحب } ضلع سیالکوٹ

دستی بیعت

۲ مرزا محمد طفیل صاحب لاہور

۳ محمد خالد صاحب جموں

دستی بیعت بمقام حیدر آباد سندھ

۴ فضل کریم صاحب ضلع شاہ پور

۵ عنایت خان صاحب چترال

سجادہ نشین صاحب سیال کی طرف سے مناظرہ کے متعلق غلط اعلان

سجادہ نشین صاحب نے ابھی تک شرائط طے کرنے کی طرف رخ بھی نہیں کیا

۱۰ مئی کے اخبار احسان میں "سجادہ نشین سیال شریف اور مرزا بشیر الدین کے درمیان فیصلہ کن مناظرہ ۱۵ صفر المظفر کو شاہی مسجد لاہور میں منعقد ہو گا" کے عنوان سے سجادہ نشین صاحب کی طرف سے عوام کو دھوکہ دینے کے لئے لکھا گیا ہے۔ کہ "مناظرے کی شرائط طے ہو چکی ہیں۔ جس میں یہ بھی شامل ہے۔ کہ مرزا بشیر الدین اور فقیر کی حاضری ضروری ہے ۔ حالانکہ ابھی تک شرائط قطعاً طے نہیں ہوئیں۔ اس بارے میں جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ جو خط و کتابت ان کے ساتھ کر رہے تھے۔ اس کے سلسلہ میں سجادہ نشین صاحب کا جو آخری خط پہنچا۔ اور جس میں انہوں نے خود ہی ۱۵ صفر المظفر مناظرہ کی تاریخ مقرر کر دی تھی۔ اس میں انہوں نے شرائط کے متعلق لکھا "شرائط مواجہانہ طور پر بطریق احسن سرانجام ہوتے ہیں"۔ یعنی وہ بالمواجہ شرائط طے کرنا چاہتے ہیں۔ اس کے جواب میں ان کی خدمت میں لکھا گیا۔

"شرائط کیلئے یہ ضروری نہیں ہے۔ کہ بالمواجہ ہی طے کئے جائیں۔ بذریعہ خط و کتابت بھی طے کئے جا سکتے ہیں۔ بلکہ بذریعہ خط و کتابت طے کرنا زیادہ مفید ہے۔ اس لئے کہ اس صورت میں اگر خدانخواستہ کسی وجہ سے شرائط کا تصفیہ نہ ہوا۔ تو فریقین خواہ مخواہ اخراجات برداشت کر کے ایک جگہ جمع ہونے کی تکلیف سے بچ جائینگے۔ پس شرائط کا قبل از وقت بذریعہ خط و کتابت طے کرنا نہایت ضروری اور مناسب ہے۔ لیکن اگر آپ اسی بات پر مصر ہوں۔ کہ بالمواجہ طے کئے جائیں۔ تو ہم آپ کی خاطر یہ بھی ماننے کو تیار ہیں مگر اس کی صورت یہ ہونی چاہئے کہ کسی مقررہ تاریخ و مقام پر فریقین کے دو دو نمائندے اکٹھے ہو کر باہمی تصفیہ سے شرائط طے کر لیں۔ اس کے بعد مناظرہ کی جو تاریخ مقرر ہو۔ اسے بذریعہ اخبارات مشتہر کر دیا جائے۔ تا لوگ اس میں شریک ہو سکیں"۔ اس کے ساتھ ہی ان کو مطلع کر دیا گیا۔ کہ

"آپ نے تاریخ و مکان کی تعیین میں تجاوز حقوق سے کام لیا ہے۔ آپکا یہ حق تو ٹھیک تھا۔ کہ آپ تاریخ و مکان کے متعلق اپنی تجویز پیش کرتے۔ مگر تعیین کا آپکو قطعاً حق نہیں ہے آپکو معلوم ہے۔ کہ مناظرہ کی تاریخ و مکان کی تعیین شرائط مناظرہ میں داخل ہے۔ اور شرائط کا تصفیہ باراضی فریقین ہوتا ہے۔ پھر سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ آپنے مکان و زمان کی تعیین میں اس قدر بیجا عجلت کیوں کی۔ اگر شاہی مسجد لاہور میں بھی آپکی طرف سے تصفیہ شرائط میں یہی طریق اختیار کرنے کی تجویز ہے۔ تو آپ خیال فرما سکتے ہیں۔ کہ یہ کہاں تک قرین عقل و انصاف اور مناظرہ کے انعقاد میں ممد و معاون ہوگا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ میں نے مجلس مناظرہ کے انعقاد سے قبل شرائط کے تصفیہ کو ضروری قرار دیا تھا۔ مگر آپنے اس طرف توجہ نہیں فرمائی۔ نیز کیا میں دریافت کر سکتا ہے۔ کہ آپ نے شاہی مسجد لاہور میں آنے کی ہمیں دعوت دی ہے۔ کیا آپ نے شاہی مسجد لاہور میں ایسی مجلس کے انعقاد کا انتظام کر لیا ہے۔" خط ۵ مئی کو بذریعہ رجسٹری انکی خدمت میں بھیجا گیا۔ مگر "احسان" سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ انہوں نے ابھی تو یہ اطلاع بھیجدی۔ کہ شرائط طے ہو چکے ہیں۔ اور ۱۵ صفر المظفر کو مناظرہ قرار پا چکا ہے۔ یہ سچ دھوکہ دہی نہیں تو اور کیا ہے۔ سجادہ نشین صاحب کو چاہیئے۔ کہ ٹھنڈے دل سے صاف طور پر شرائط کا تصفیہ کر لیں۔ اور میدان مناظرہ میں [illegible]

([illegible] ۱۵ [illegible] نامہ نگار)

بیٹری کے سیل بنانے کا نسخہ

بیٹری کے سیل بنانے کا مکمل نسخہ میرے پاس موجود ہے اگر کوئی صاحب اس کی تجارت کرنا چاہیں تو میں مفت بتلا سکتا ہوں ۔ خاکسار۔ احمد اللہ خان ہیڈ کلرک ملٹری ڈسپنسری ہسپتال۔ ایبٹ آباد۔

امتحانات میں کامیابی

(۱) سید غلام حسین صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ رہتک کے مندرجہ ذیل بچوں نے امسال میٹرک کا امتحان پاس کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ سید مبارکہ بیگم ۴۸۹ نمبر سید ممتاز احمد شاہ ۵۱۰ نمبر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۱۷ صفر ۱۳۵۴ھ

آٹھ کروڑ مسلمانوں کی نمائندگی کا ادعائے باطل

سلور جوبلی کا بائیکاٹ کرانے میں احراریوں کی شرمناک ناکامی

احراریوں کا دعوئے ہے۔ کہ وُہ آٹھ کروڑ مسلمانان ہند کے نمائندے ہیں۔ اور تمام مسلمانان ہند ان کی ہر آواز پر لبیک کہنے کے لئے تیار ہیں۔ مگر ان کے اس ادعا کی حقیقت کئی بار واضح ہو چکی ہے۔ اور یہ بات پایۂ ثبوت کو پہونچ چکی ہے۔ کہ سوائے ایک خاص طبقہ کے جو چند شہروں اور ایک خاص رقبہ میں محدود ہے۔ جمہور مسلمانان ہند نہ صرف ان کے ساتھ نہیں۔ بلکہ انہیں سخت نفرت وحقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور ان کی فتنہ انگیزیوں کو قوم اور ملک کے لئے سخت نقصان رساں سمجھتے ہیں؛

سلور جوبلی کی تقریب پر یہ بات ایک دفعہ پھر پوری وضاحت کے ساتھ سامنے آ گئی ہے۔ احراریوں نے بڑے زور شور کے ساتھ سلور جوبلی کے بائیکاٹ کا اعلان کیا۔ اور یہاں تک لکھا۔ کہ کوئی صحیح الدماغ مسلمان اس تقریب میں حصہ نہیں لے سکتا۔ اس کے لئے حسب معمول نہایت اشتعال انگیز الفاظ میں مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کی گئی۔ اور پورا زور لگایا گیا۔ کہ کوئی مسلمان سلور جوبلی کی تقریبات میں شریک نہ ہو لیکن اس کا جو اثر ہوا۔ اور آٹھ کروڑ مسلمانان ہند نے احراریوں کے اس اعلان کی جو قدر کی۔ وُہ اسی سے ظاہر ہے۔ کہ اکثر مقامات پر خود احراری ان تقریبات میں بکثرت شامل ہوئے۔ اور تو اور۔ قادیان میں جماعت احمدیہ کے زیر انتظام جو جشن منایا گیا۔ اور ورزشی کھیلوں کا انتظام کیا گیا۔ ان میں وہ احراری موجود تھے۔ جو احمدیوں کی وجہ سے اپنے آپ کو خطرہ میں بتا کر شور مچاتے رہتے ہیں؛

غرض اکثر مقامات پر ان لوگوں نے جو شور و شر پیدا کرنے کے لئے چند مخصوص فتنہ پردازوں کی حمایت میں کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ثابت کر دیا۔ کہ وُہ بھی احراری لیڈروں سے۔ کہ صدر احرار کی چیخ و پکار۔ کوڑی قیمت کی نہیں سمجھتے؛

جب یہ حالت ان لوگوں کی ہے۔ جو احراریوں کے حامی اور مددگار کہلاتے۔ بلکہ خود احراری کہلاتے ہیں۔ تو دوسرے لوگوں کی طرف سے سلور جوبلی کے بائیکاٹ کی تحریک کے خلاف جو کچھ بھی کیا جاتا۔ کم تھا۔ چنانچہ ہر جگہ پورے اہتمام کے ساتھ بائیکاٹ کو ناکام بنانے کی کوشش کی گئی۔ اور ناکام بنا دیا گیا۔ حتیٰ کہ لاہور اور امرتسر ایسے مقامات میں بھی جہاں احراریوں کا سب سے زیادہ زور ہے۔ اور جہاں آئے دن وُہ فتنہ و فساد کر کے لوگوں کو مرعوب کرنے میں لگے رہتے ہیں۔ وہاں بھی انہیں سخت ناکامی ہوئی ہے۔ جیسا کہ ذیل کے بیانات سے ظاہر ہے:-

امرتسر کے متعلق وہاں کا اخبار رشی (۷ ار مئی) لکھتا ہے:-

"امرتسر میں کبھی کسی میلہ پر اس قدر مسلم مرد اور عورتیں نہیں دیکھی گئیں جتنی جوبلی کے موقعہ پر۔ احراری اصحاب کی پُر زور اپیلوں کا کہ جشن جوبلی کا بائیکاٹ کرو۔ خوب اثر ہوا۔ شائد لوگ اب سمجھ گئے ہیں۔ کہ یہ مفرور راست گوئی کے حامی نہیں۔ اور محض لیڈر بننے کے شائق ہیں"۔

"رشی" ایک ہندو اخبار ہے۔ اسے احراریوں کی ناکامی و نامرادی کا اظہار کرنے میں سوائے واقعہ کا ذکر کرنے کے اور کوئی دلچسپی نہیں ہو سکتی اور جو کچھ اس نے لکھا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ مسلمانان امرتسر نے بائیکاٹ کے اعلان کی کوئی پرواہ نہ کرتے ہوئے جشن میں پورے شوق کے ساتھ حصہ لیا۔ بلکہ عام میلوں سے بہت بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اور اس طرح ثابت کر دیا۔ کہ احراریوں کا شور و شر ان کے نزدیک بالکل کوئی وقعت نہیں رکھتا۔

امرتسر کے بعد لاہور اور دوسرے مقامات کے متعلق سنیئے۔ وہاں کے شاندار جلسوں۔ اور جلوسوں میں ہر طبقہ اور ہر درجہ کے مسلمانوں نے نہایت سرگرمی سے حصہ لیا۔ اور تمام ملک میں ایسا ہی کیا گیا۔ چنانچہ پیسہ اخبار (۱۶ مئی) لکھتا ہے:-

"ہمارے پاس ملک کے طول و عرض سے ہر شہر و قصبہ سے اس مضمون کے بے شمار خطوط اور پیغام اور نظمیں آئی ہیں۔ کہ مسلمانوں نے سلور جوبلی کا جشن پورے جوش اور دھوم دھام سے منایا اور اظہار وفاداری وعقیدت میں ہندوؤں پر سبقت لے گئے۔ مسلمان منافق نہیں ہوتے۔ اس لئے وُہ جو کام کرتے ہیں۔ پورے اخلاص عقیدت اور یکجہتی سے کرتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ جو کام اخلاص سے کیا جائے۔ اس کا اثر بھی زیادہ دیرپا ہوتا ہے۔ چنانچہ ہر شخص کو اس امر کا اعتراف ہے۔ کہ ہندوستان کے طول و عرض میں مسلمانوں نے جوبلی کا جشن بڑی دھوم دھام سے منایا۔ بعض کوتاہ نظر اشخاص نے سلور جوبلی سے پہلے اس قسم کے بیانات شائع کئے تھے۔ کہ مسلمانوں کو سلور جوبلی میں حصہ نہیں لینا چاہیئے۔ شکر ہے۔ کہ مسلمانوں نے ایسے بیانات فرضی تاؤ کو درخور اعتنا نہ سمجھا۔ واقعی مسلمانوں نے بڑی دانشمندی سے کام لیا ہے اگر مسلمان اس قسم کے نام نہاد لیڈروں اور خود ساختہ راہنماؤں کے چکمے میں آ جاتے۔ تو خدا معلوم انہیں کونسے نتائج کا تختۂ مشق بننا پڑتا۔ اور ہمارے بھائی ہندو یا کانگرسی کل پرزے ان کے خلاف کیسا طوفان بدتمیزی بپا کرتے۔ ہم خوش ہیں۔ کہ مسلمانوں نے اپنے طرز عمل سے ثابت کر دیا ہے۔ کہ وُہ بدستور ملک معظم کی انتہائی وفادار۔ جان نثار اور عقیدت کیش رعایا ہیں۔

بائیکاٹ کی خطرناک تجویز پیش کرنیوالوں کو مسلمانان ہند کے اس مستحسن رویہ سے عبرت بلکہ شرم آنی چاہیئے!

یہ اخبار احراریوں کی پیدائش کے وقت سے ہی ان کا مداح۔ اور سرگرم حامی چلا آ رہا ہے۔ ان کی ناروا سے ناروا حرکات کی تائید کرنا اس نے اپنا فرض سمجھ رکھا ہے۔ مگر باوجود اس کے احراریوں نے سلور جوبلی کے موقع پر جو نہایت ہی شرمناک اور تباہ کن رویہ اختیار کیا۔ اس کے خلاف آواز بلند کرنے سے وُہ بھی خاموش نہ رہ سکا۔ پھر احراریوں کو اپنی اس تحریک میں اس قدر کھلی کھلی ناکامی و نامرادی حاصل ہوئی ہے۔ کہ "پیسہ اخبار" کو اس کا اعتراف کئے بغیر چارہ نہ رہا؛

ان حالات نے ایک بار پھر واضح کر دیا ہے۔ کہ احراریوں کا یہ دعوئے۔ کہ وُہ ہندوستان کے تمام مسلمانوں کے جو آٹھ کروڑ ہیں۔ نمائندے ہیں۔ نہایت ہی لغو اور بے ہودہ ہے۔ تمام ہندوستان کے مسلمان تو الگ رہے۔ صرف پنجاب کے مسلمانوں میں بھی انہیں کوئی وقعت حاصل نہیں ہے۔ اور نہ اُن کو اپنا لیڈر اور راہنما ہی سمجھتے ہیں۔ ورنہ کیا وجہ ہے۔ کہ احراریوں کے بے حد چیخنے۔ چلانے۔ اور شور مچانے کے باوجود تمام پنجاب میں کسی ایک جگہ کے مسلمانوں نے بھی اُن کی تحریک پر عمل نہیں کیا۔ اور ہر جگہ سلور جوبلی کے جشن پورے اہتمام کے ساتھ منائے گئے۔ بے شک بعض جگہ احراریوں نے فتنہ و شرارت سے کام لیا۔ لیکن فتنہ پردازی کسی قوم کا لیڈر اور راہنما ہونے کا ثبوت نہیں۔ بلکہ عوام کو مرعوب کرنے والا غنڈا پن ہے۔ خوشی کی بات ہے۔ کہ سلور جوبلی کے موقعہ پر مسلمان اس سے بھی متاثر نہ ہوئے۔ اور احراریوں کو کلیۃً ناکام و نامراد رہنا پڑا؛

جن لوگوں کے اثر و رسوخ کی یہ حالت ہو۔ جن کی لیڈری کی اس طرح مٹی پلید ہو رہی ہو۔ جن کی ناکامی و نامرادی اس قدر واضح ہو چکی ہو۔ ان کے لئے یہ دعوئے کس قدر شرمناک ہے۔ کہ وُہ تمام ہندوستان کے مسلمانوں کے نمائندے ہیں۔ وہ جو مطالبہ کریں۔ حکومت کو فوراً منظور کر لینا چاہیئے اور اب مسلمان وُہی کہلا سکتا ہے جسے مسلمان کہلانے کی اجازت وُہ دیں۔

ہم کسی کے لئے بد دعا نہیں کرتے

اخبار "احسان" ۱۶ مئی کی اشاعت میں جس کی جماعت احمدیہ کے متعلق غلط بیانیوں کی حد نہیں ہی "مدیر سطابات" اپنے متعلق لکھتے ہیں۔ "زندگی اور موت تو اللہ کے ہاتھ ہے۔ لیکن قادیان میں بد دعاؤں کا سلسلہ جاری ہے۔" مگر اس صریح جھوٹ کا ثبوت کوئی پیش نہیں کیا۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ گو احراریوں کی شرارتیں حد درجہ اشتعال انگیز اور صبر آزما ہیں۔ مگر ہماری جماعت ان تمام تکالیف کو جوانمردی سے برداشت کر رہی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں تکالیف برداشت کرنے کے لئے تیار ہے۔ باقی رہا بد دعاؤں کا سلسلہ یہ محض غلط بیانی ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ تو یہ فرما چکے ہیں۔ کہ:۔

"ہمیں دعائیں کرنی چاہئیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہماری کمزوریوں کو دور فرمائے۔ اور دشمن کو جو شرارت کر رہا ہے۔ ہدایت دے۔ ہم اس کے لئے بد دعا نہیں کرتے۔ اور نہ کرینگے۔ مگر ہم اللہ تعالےٰ کے حضور یہ کہے بغیر بھی نہیں رہ سکتے۔ کہ یا تو وہ انہیں ہدایت دے۔ اور جن کے لئے مقدر نہیں۔ ان کے ہاتھوں کو روکے۔ اور ان کی شرارتوں سے اسلام اور احمدیت کو محفوظ رکھے"

(الفضل ۱۰ مارچ)

اسی طرح فرمایا:۔

"میں نے کبھی کسی کے لئے بد دعا نہیں کی۔ اور نہ ہی اب کرنے کو تیار ہوں۔ مگر اب جو مشکلات دین کی اشاعت کے راستہ میں پیدا ہو رہی ہیں۔ ان کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ ضرور کہوں گا۔ کہ خدا کرے یا تو یہ لوگ سمجھ جائیں۔ اور اگر ان کے دلوں پر ازلی شقاوت کی مہر لگ چکی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھوں کو پکڑے تا دنیا کو معلوم ہو جائے کہ خدا کے سلسلہ پر ہاتھ اٹھانا خود خدا پر ہاتھ اٹھانا ہے۔" (الفضل ۴ اپریل)

پس ہم کسی کے لئے بد دعا نہیں کرتے۔ کیوں اس لئے کہ ہمارے آقا اور پیشوا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے ؎

گالیاں سن کے دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو
رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے

ہاں مظلوم کی آہ اور چیز ہے۔ اس وجہ سے اگر کسی کا تختہ الٹ جائے۔ تو اور بات ہے۔ اسی لئے کہا گیا ہے ؎

بترس از آہ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن
اجابت از در حق بہر استقبال مے آید

شخصی آزادی کے بغیر جینا موت سے بدتر ہے

انارکی اور دھینگا مشتی کو روکنا حکومت کا اولین فرض ہے

اخبار "مارننگ پوسٹ" لنڈن ۲۴ اپریل میں ایک لیکچر کی رپورٹ شائع کی گئی ہے۔ جس میں آزادی کی اہمیت نہایت موثر الفاظ میں بتاتے ہوئے قابل لیکچرار نے اس بات پر زور دیا ہے۔ کہ قانون کا ہمیشہ صحیح استعمال ہونا چاہیئے۔ حکام بالا کو تجبر اور جنبہ داری سے کام نہیں لینا چاہیئے۔ شخصی آزادی اور عزت کا گلا گھونٹنے کے لئے غنڈا پن کو بڑھنے نہیں دینا چاہیئے اور انارکی کو پوری طاقت اور جرأت کے ساتھ کچل دینا چاہیئے۔ کاش پنجاب کے حکام بھی اس سے سبق لیں۔ اور وہ طریق اختیار کریں۔ کہ انارکی اور دھینگا مشتی ترقی نہ کرے۔ اخبار مذکور لکھتا ہے۔

"آزادی" پر تقاریر کے سلسلے میں نیشنل براڈ کاسٹنگ سٹیشن لنڈن پر تقریر کرتے ہوئے مسٹر جے۔ ایل گاردن ایڈیٹر "آبزرور" نے کہا۔ کہ ہمارے محبوب ترین اور اعلےٰ ترین تعلقات میں ابھی دو موثرات ہیں۔ جنہیں ہم کسی طرح چھوڑ نہیں سکتے۔ یعنی ہماری زبان اور ہماری آزادی۔ اشتراکیت اور نوزائیدہ وطنیت دونوں ہی اصول آزادی کے نقیض ہیں۔ اور اس بارے میں ذرہ بھر بھی امتیاز نہیں۔ اور سچ سے تجاوز کئے بغیر مذاقیہ طور پر کہا جا سکتا ہے۔ کہ "لینن" (اشتراکیت کا پہلا علمبردار) ہٹلر اور مسولینی کا باپ تھا۔ یہ دونوں خود ساختہ سیزر (Caesars) اپنی اپنی قوموں میں اشتراکیت کے کامیاب دشمن ہیں۔ ان کا خیال ہے۔ کہ خالص ڈیماکریسی (آزادی) کا غلط استعمال اور کمزوریاں قوم کو بدراہ اور حکومت کے نظام کو برباد کرنے والی ہیں۔ ہم جو انگلستان کے باشندے ہیں محسوس کرتے ہیں۔ کہ آزادی کے بغیر جینا موت سے بدتر ہے۔ اور اگر آزادی نہ ہو۔ تو برطانیہ وہ برطانیہ عظمیٰ نہ ہو۔ جواب ہے۔ ہم میں بہت کم ہیں۔ جو اس نئے جبارہ کے ڈر سے جینے یا مرنے کو ترجیح نہ دیتے ہوں۔

اس جہانِ ناقص میں کوئی چیز کامل نہیں۔ اور ہماری سلطنت کے مشاورتی ادارات اور نظام حکومت بھی اسی کلیہ کے تحت میں آتا ہے۔ لیکن اگر اس کو برطرف کر کے ایسی حکومت قائم کر دی جائے۔ جو اندھیر نگری چوپٹ راجہ کی مصداق ہو۔ جہاں کسی کے لئے کچھ قانون ہو۔ اور کسی کے لئے کچھ۔ جہاں انصاف کی بجائے دوست پروری اور جنبہ داری کا دور دورہ ہو۔ جہاں ٹٹ پونجئے حاکم اپنے مخصوص تجبر اور بد مزاجی کے ساتھ حکمران ہوں۔ جہاں آزادی آراء عنقا کا حکم رکھتی ہو۔ اور جہاں شخصی آزادی اور عزت کا گلا غنڈا پن کے دباؤ سے گھونٹا جاتا ہو۔ تو ایسی حالت میں کم از کم ہم تو نہیں جی سکتے۔ بلکہ ہم مرنا قبول کریں گے۔ جب کبھی حریت اور آزادی کا معاملہ دنیا میں زیر غور

ہمارا پیارا امام ہم سے کیا چاہتا ہے؟

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا یہ ارشاد احباب جماعت تک پہنچایا جا چکا ہے۔ کہ ۲۶ مئی بروز اتوار ہر جگہ پبلک جلسے کئے جائیں۔ جن میں تحریک جدید کے تمام پہلوؤں پر لیکچر دیئے جائیں۔ ان جلسوں کی غرض و غایت چونکہ یہ ہے۔ کہ جماعت کی ترقی کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز جو سکیم شائع فرما چکے ہیں۔ اس پر جماعت کے تمام افراد پوری تندہی۔ خلوص دل اور ایثار کی روح کے ساتھ عمل کریں۔ اور اپنے امام و مطاع کے حضور مخلصانہ طور پر اطاعت و وفاداری کا حقیر ہدیہ پیش کریں۔ اس لئے ہر جگہ کی جماعت کا خواہ وہ شہری ہو۔ یا دیہاتی۔ فرض ہے۔ کہ وہ ان جلسوں کو کامیاب بنانے کی پوری کوشش کرے۔ اور ان میں احمدیوں کو بتایا جائے۔ کہ ان کا پیارا امام ہم سے کیا چاہتا ہے۔ اور جو مختصر الفاظ میں یہ ہے۔ کہ ایک ہی سالن استعمال کیا جائے۔ لباس میں کفایت شعاری مدنظر رکھیں۔ گوٹا کناری اور فیتہ وغیرہ سے عورتیں پرہیز کریں۔ نئے زیور نہ بنائیں۔ قیمتی علاج نہ کرائیں۔ سینما۔ سرکس۔ تھیٹر اور دوسرے تماشوں میں جانا قطعاً ممنوع سمجھیں۔ شادی بیاہ پر فضول خرچی نہ کریں۔ امانت فنڈ میں اپنی آمد کا ½ سے ⅓ حصہ تک ماہوار جمع کرائیں۔ اندرون ہند اور بیرون ہند کی تبلیغ کے لئے اپنے آپ کو وقف کریں۔ رخصتوں کو بجائے آرام کرنے یا گھر کے اور کاموں میں خرچ کرنے کے اعلائے کلمۂ اسلام میں صرف کریں۔ نوجوان تین سال کے لئے خدمات دین کے لئے اپنے آپ کو وقف کریں۔ بچوں کو تعلیم کے لئے قادیان بھیجیں۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔ قادیان میں مکان بنائیں وغیرہ وغیرہ۔ یہ تمام مطالبات اس قابل ہیں۔ کہ اپنے ۲۶ مئی کے لیکچروں میں انہیں بالتفصیل پیش کریں۔ اور ہر احمدی ان کو پورا کرنے کا اقرار کرے۔

مولوی محمد علی صاحب کے تازیانوں کا انجام

بیچارے غیر مبایعین مخالفین احمدیت کو خوش کرنے کے لئے جو کچھ کر سکتے تھے۔ کر گذرے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان مبارک کے خلاف نہایت ناز یبا الفاظ انہوں نے استعمال کئے۔ آپکی تحریروں کیخلاف انہوں نے قلم اٹھایا۔ خدا تعالےٰ کے حکم کے ماتحت آپ کے قائم کردہ مرکز احمدیت کو برباد کرنیکے لئے انہوں نے پورا زور لگایا اور لگا رہے ہیں۔ مگر باوجود اس کے غیر احمدی انہیں منہ نہیں لگاتے۔ حال میں مولوی

[illegible]

محمد علی صاحب نے ایک بار پھر ان لوگوں کی دلجوئی کی کوشش کی۔ مگر حسب معمول ناکامی ہوئی۔ اور نمبر ۲ نے یہ فیصلہ دیا ہے۔ کہ وہ طائفہ اندلیہ کی منافقت طائفہ دمشقیہ کے کفر بواح سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔" کاش اس قدر ذلت پر ذلت اٹھانے کے بعد اب بھی عبرت حاصل کریں۔

"احسان" حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق مضحکہ خیز دلائل

اِنَّہٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَۃِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا کا مفہوم

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خیالی حیات ثابت کرنے کے لئے "احسان" نے جو عجیب و غریب دلائل دیئے ہیں۔ ان میں سے ایک استدلال قرآن مجید کی اس آیت سے کیا گیا ہے۔ کہ اِنَّہٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَۃِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوْنِ (زخرف ع ۶) اس کا مطلب بالفاظ "احسان" یہ ہے۔ کہ

"حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اٹھانے اور زندہ رکھنے کا ایک مقصد یہ بھی ہے۔ کہ انہیں قیامت کے قریب۔ اس ساعت کے آنے کے نشان کے طور پر نوع انسانی کے سامنے پیش کیا جائے۔ جس کی خبر تمام انبیائے کرام نے اپنے اپنے صحائف میں دی ہے۔ اور جس کے متعلق قرآن پاک میں جا بجا تذکرے موجود ہیں۔ آثارِ قیامت اور بھی بہت سے قرآن پاک میں مذکور ہوئے ہیں۔ جو تمام کے تمام بڑے ہی حیرت افزا ہیں۔ تاہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا غائب ہو کر صدیوں کے بعد نوعِ انسانی پر نمودار ہو جانا ایسا واقعہ ہوگا۔ جس کے ظہور کے بعد قرآن کے ماننے والوں کو قیامت کے نزدیک آجانے کا کلی طور پر یقین ہو جائے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی حیثیت ازروئے قرآن کریم علم للساعۃ یعنی علامتِ ظہورِ قیامت سے زیادہ نہیں ہوگی"

مگر یہ استدلال کئی وجوہ سے باطل ہے۔

اِنَّہٗ کی ضمیر کا مرجع

اول:۔ اِنَّہٗ کی ضمیر کا مرجع حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ہونا ضروری نہیں۔ بلکہ اس کا مرجع قرآن کریم ہے۔ چنانچہ تفسیر معالم التنزیل میں اس آیت کے ماتحت لکھا ہے۔ قال الحسن وجماعۃ وانّہٗ یعنی انّ القرآن لعلمٌ للساعۃ۔ مطلب یہ کہ امام حسن۔ اور ایک جماعت کا یہ قول ہے۔ کہ انّہٗ کی ضمیر کا مرجع قرآن کریم ہے۔ تفسیر جامع البیان میں لکھا ہے وقیل الضمیر للقرآن کہ بعض نے اس ضمیر کا مرجع قرآن کریم کو ٹھیرایا ہے۔ تفسیر مجمع البیان میں اس آیت کے ماتحت لکھا ہے۔ قیل ان معناہ ان القرآن لدلیلٌ للساعۃ لانّہٗ اٰخر کتب۔ یعنی بعض نے اس کے یہ معنے کئے ہیں۔ کہ قرآن کریم قیامت کی دلیل ہے۔ کیونکہ وُہ آخری کتاب ہے۔

پس انّہٗ کی ضمیر کا مرجع حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قرار دینا سابق مفسرین کے نزدیک بھی درست نہیں۔ لیکن اگر بفرضِ محال مان لیا جائے۔ کہ انّہٗ کی ضمیر کا مرجع حضرت مسیح علیہ السلام ہیں۔ تو اس سے حضرت مسیح ناصری مراد نہیں۔ بلکہ ان کا بروز اور مثیل مراد ہے اس کا ثبوت یہ ہے۔ کہ آیت زیر بحث سے قبل آتا ہے۔ ولمّا ضُرِبَ ابن مریم مثلًا اذا قومک منہ یصدّون۔ یعنی جب ابن مریم کا مثیل بھیجا جائے گا۔ تو اس وقت اے محمد (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) تیری قوم کہلانے والے لوگ اس پر تمسخر کریں گے۔ اور اس کے دعوے پر ہنسیں گے۔ مثل کے معنے لغت میں "الشبہ والنظیر" (المنجد) کے لکھے ہیں یعنی مانند اور نظیر۔ منتہی الارب فی لغات العرب میں بھی مثل کے معنے ہمتا اور نظیر کے لکھے ہیں۔ ان معنوں کی تائید نبراس شرح عقائد نسفی جو اہل السنت والجماعت کے عقائد کی ایک معتبر کتاب ہے۔ اس کی مندرجہ ذیل عبارت سے بھی ہوتی ہے۔ لکھا ہے۔ قال مقاتل بن سلیمان ومن تابعہ من المفسرین فی تفسیر قولہ تعالےٰ وانّہٗ لعلمٌ للساعۃ۔ قال ھو المھدی یکون فی اٰخر الزمان وبعد خروجہ تکون امارات الساعۃ (صفحہ ۴۴۴ حاشیہ) یعنی مقاتل بن سلیمان۔ اور اس کے ہم خیال مفسرین نے لکھا ہے۔ کہ انّہٗ لعلمٌ للساعۃ سے مراد امام مہدی ہیں۔ جن کی آمد کے بعد قیامت کی علامات ظاہر ہونگی ؛

علم کے معنی

دوسری وجہ جس کی بنا پر "احسان" کا آیت زیر بحث سے استدلال درست نہیں یہ ہے کہ علم کے معنی ہوتے ہیں۔ جاننا۔ یہ مصدر ہے اور مصدر کبھی مبالغہ کے لئے آجاتا ہے۔ جیسے کہتے ہیں۔ زیدٌ عدلٌ۔ جس کا مطلب یہ ہوتا ہے۔ کہ زید بہت عادل ہے۔ اسی طرح یہاں عِلْمٌ لِّلسَّاعَۃِ کہکر یہ بتایا گیا کہ مسیح قیامت کے متعلق اچھی طرح جاننے والا تھا۔ ان کو یقین تھا۔ کہ وہاں وُہ اپنے دشمنوں کو خائب و خاسر دیکھیں گے۔ اس میں یہود پر حجت قائم کی گئی ہے۔ کیونکہ ان میں سے ایک گروہ ایسا تھا۔ جو قیامت کا منکر تھا ؛

اگر "علم" کے معنے علامت کے بھی تسلیم کر لئے جائیں۔ تو "ساعۃ" سے مراد قیامت صغریٰ کی گھڑی ہوگی۔ اور انّہٗ لعلمٌ للساعۃ کا یہ مطلب ہوگا۔ کہ حضرت مسیح یہود کے لئے قیامت صغریٰ کی علامت تھے۔ یعنی آپ کا بن باپ پیدا ہونا اس بات کا بدیہی نشان تھا۔ کہ اب بنی اسرائیل اس قابل نہیں رہے۔ کہ ان میں سے خدا کوئی برگزیدہ پیدا ہو۔ اور ان کی ہلاکت دروازہ پر کھڑی ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا کا مطلب

تیسری وجہ جس کی بنا پر "احسان" کا پیش کردہ استدلال بالکل نادرست ثابت ہوتا ہے۔ یہ ہے۔ کہ اس آیت کے آگے آتا ہے فلا تمترنّ بہا۔ جس کے معنے ہیں تم اس میں شک نہ کرو۔ اب اگر فی الواقعہ وہی معنے درست ہوں۔ جو "احسان" نے پیش کئے ہیں۔ تو فلا تمترنّ بہا کا کچھ مطلب نہیں بنتا۔ کیونکہ یہ بات بالکل عقل و سمجھ کے خلاف ہے۔ کہ ابھی وُہ نشانی آئی بھی نہ ہو۔ اور اللہ تعالےٰ کفار سے کہدے۔ کہ تم قیامت میں شک نہ کرو۔ جب اس نشان نے ایک نامعلوم مدت کے بعد آنا تھا۔ تو ان کو شک کرنے سے پہلے ہی کس دلیل کی بنا پر روکا جاسکتا تھا۔

چوتھی وجہ جس کی بنا پر یہ استدلال نادرست ہے یہ ہے۔ کہ فلا تمترنّ کے بعد آتا ہے۔ واتّبعون۔ کہ میری پیروی کرو۔ اگر قیامت کی نشانی حضرت مسیح علیہ السلام تھے۔ تو اس کی مناسبت میں یہ فرمانا چاہیئے تھا کہ جب وُہ آجائے۔ تو تم اس کی پیروی کرنا۔ مگر یہ نہیں کہا گیا۔

عِلْمُ السَّاعَۃِ خدا کے پاس ہے

یہ لطیفہ ہے۔ کہ زیر بحث آیت سورۃ زخرف کی ہے۔ جس سے یہ استدلال کیا جاتا ہے۔ کہ حضرت مسیح چونکہ عِلْمٌ لِّلسَّاعَۃِ ہیں۔ اس لئے وُہ ضرور قیامت سے پیشتر تشریف لائیں گے۔ حالانکہ اگر حضرت مسیح کو عِلْمٌ لِّلسَّاعَۃِ مان لیا جائے۔ تب بھی آپ امتِ محمدیہ میں نہیں آسکتے۔ کیونکہ اس سورۃ کے آخری رکوع میں اللہ تعالےٰ نے صاف طور پر فرما دیا ہے۔ وعندہٗ علم الساعۃ والیہ ترجعون۔ یعنی عِلْمُ السَّاعَۃِ جسے تم دوبارہ زمین پر اتارنا چاہتے ہو۔ وُہ خدا کے پاس ہے۔ اور اب وُہ تمہارے پاس ہرگز نہیں آئے گا۔ ہاں تم اس کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔ پس اس کا انتظار فضول ہے ؛

حضرت عیسیٰؑ کی بے فائدہ آمد

"احسان" نے اپنے اس مضمون میں ایک عجیب بات یہ لکھی ہے۔ کہ

"ایمانی حیثیت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کا انتظام۔ اور انہیں ایک نئے پیغمبر کی حیثیت سے جو گمراہوں کو راہ راست پر لانے کے لئے مبعوث ہوا ہو۔ قبول کرنے کا لزوم اسلام کی اساس سے کوئی تعلق نہیں رکھتا۔ قرآن ہمیں صرف اتنا بتاتا ہے۔ کہ قیامت کے قریب۔ قیامت کی علامت کے طور پر حضرت عیسیٰ زمین پر نازل ہوں گے۔ اور یہ علامت اسی صورت میں علامت کہلائی جاسکے گی۔ جب نوع انسانی جان لے۔ کہ نازل ہونے والی شخصیت وہی ہے۔ جو صدہا سال پہلے فلسطین میں باپ کے بغیر پیدا ہوئی تھی۔ اور جسے دشمنوں کے نرغہ سے بچا کر آسمانوں کی طرف اٹھا لیا گیا تھا۔ لہٰذا حضرت عیسیٰ کی آمد اُس وقت کسی قسم کا مابہ النزاع مسئلہ نہیں رہے گی بلکہ ان کے موافق و مخالف سب جان لینگے۔ کہ یہ وُہی ابن مریم ہیں۔ جو زندگی کا کچھ عرصہ پہلے بھی اس کرۂ ارضی پر بسر کر چکے ہیں۔ اس علامت کے ظہور کے بعد جو لوگ حق کی طرف رجوع کریں گے۔ وُہ ناجی ہوں گے۔ اور جو اپنے کفر و طغیان پر مصر رہیں گے۔ اُن پر قیامت آجائے گی"

(احسان ۲ مئی ۱۹۳۵ء)

اس اقتباس سے یہ امر صاف طور پر مستنبط ہوتا ہے۔ کہ مدیر "احسان" کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ان کی آمد ثانی کے وقت "قبول کرنے کا لزوم اسلام کی اساس سے کوئی تعلق نہیں رکھتا۔" ان کی آمد صرف "قرب قیامت کی علامت کے طور پر" ہوگی جسے دیکھنے کے بعد جو لوگ حق کی طرف رجوع کریں گے۔ وہ ناجی ہوں گے۔ اور جو قرب قیامت کی اتنی بڑی علامت دیکھنے کے باوجود اپنے کفر و طغیان پر مصر ہوں گے۔ ان پر قیامت آجائے گی۔ لیکن سوال یہ ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قبول کرنے کا لزوم اسلام کی اساس سے تعلق نہیں رکھتا۔ تو پھر امت محمدیہ کو ان کی آمد کا اتنی مدت سے انتظار کس لئے دلایا گیا ہے اور کیوں مسلمان آسمان کی طرف اس امید میں ٹکٹکی لگائے بیٹھے ہیں۔ کہ چرخ چہارم سے حضرت مسیح اتریں۔ اور ان کی گری ہوئی حالت کو درست کریں۔ اگر حضرت مسیح علیہ السلام کے نزول کے بعد یہ ضروری نہیں ہوگا۔ کہ ان پر ایمان لایا جائے۔ انہیں قبول کیا جائے۔ اور ان کے دعاوی کو تسلیم کیا جائے۔ بلکہ انہیں صرف قرب قیامت کی ایک علامت تصور کرنا کافی ہوگا۔ تو لازماً وہ تمام پیشگوئیاں نعوذ باللہ عبث ہیں۔ جو اسلام میں حضرت مسیح کی آمد ثانی کے متعلق پائی جاتی ہیں۔ اور جن میں تاکید کی گئی ہے۔ کہ آنے والے مسیح کو قبول کرنا۔

پھر وہ مسلمان جو اس انتظار میں بیٹھے ہیں۔ کہ حضرت مسیح آسمان سے اتر کر ان کے لئے کارہائے نمایاں سرانجام دیں گے۔ ان سے بڑھ کر خسران دتباب میں اور کون ہو سکتا ہے۔ مدیر احسان کا یہ کہنا کہ حضرت مسیح کی آمد ثانی کے وقت انہیں قبول کرنے کا لزوم اسلام کی اساس سے کوئی تعلق نہیں رکھتا۔ بتاتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو حضرت مسیح کی ضرورت سے مستغنی اور بالا سمجھتے ہیں۔ اور ان کی آمد کو بالکل فضول قرار دیتے ہیں۔ وہ یہ تو مان سکتے ہیں کہ حضرت مسیح قرب قیامت کی علامت کے طور پر نازل ہوں گے۔ لیکن یہ ماننے کے لئے تیار نہیں۔ کہ ایک ایسا نبی جسے بقول ان کے کئی سو سال خدا نے آسمان پر زندہ بٹھا رکھا۔ جب دنیا میں آئے گا۔ اور دنیا فسق و فجور سے پر اور مسلمان کہلانے والے اسلام سے دور ہو چکے ہوں گے۔ اس وقت اسے قبول کر لیں۔ گویا وہ کسی ہادی اور مصلح کو قبول کرنے سے اپنے آپ کو مستغنی سمجھتے ہیں۔ اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو اگر اپنی آنکھوں سے آسمان سے اترتا دیکھ لیں۔ تو بھی انہیں قبول کرنا ضروری نہ سمجھیں گے۔

ہندو خواتین کو خاوندوں کے مظالم سے بچانے کی قابل تعریف جدوجہد

دیانند سالویشن مشن ہوشیار پور کی سالانہ رپورٹ جو حال میں شائع ہوئی۔ اور جس میں ہندوؤں میں شادی کے متعلق رسوم کی اصلاح کی کوششوں کا ذکر ہے۔ اس میں اس بات پر بہت زور دیا گیا ہے۔ کہ ہندو سوسائٹی میں "تعلقات ازدواج کی تمام خرابیاں صرف ہندو مذہبی روایات کے ناقابل عمل ہونے کی وجہ سے ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے:-

"ان شادی شدہ عورتوں کی جو اپنے خاوندوں سے علیحدہ ہو جاتی ہیں۔ یا خاوند ان سے قطع تعلق کر لیتے ہیں۔ دوبارہ شادی کا مسئلہ نہایت اہم معاشرتی مسئلہ ہے۔ جس کی طرف ہندو سوسائٹی کبھی بھی پوری طرح متوجہ نہیں ہوئی۔ بہت سی حالتوں میں معلقہ عورت بالکل بے قصور ہوتی۔ اور خاوند کے ظلم و تشدد کا شکار ہو رہی ہوتی ہے۔ اور اس قسم کی ناموزوں شادیاں بہت حد تک عورت کی بربادی کا باعث ہوتی ہیں۔ ہندوؤں میں مروجہ رسوم شادی کی خرابیاں ہی معلقہ عورتوں کی تعداد میں اضافہ کا موجب ہو رہی ہیں۔"

یہ آواز ان لوگوں کی طرف سے بلند ہوئی ہے۔ جن کا دعوے رہا ہے۔ کہ ان کے مذہب نے رشتہ ازدواج کو ایسا مضبوط باندھا ہے کہ جو مرنے کے بعد بھی ٹوٹ نہیں سکتا۔ یعنی خاوند کے مر جانے کے بعد بھی عورت شادی نہیں کر سکتی۔ خواہ بلوغت سے قبل ہی وہ بیوہ ہو چکی ہو۔ رشتہ کی اس مضبوطی پر آجکل بھی کبھی کبھی ہندوؤں بلکہ آریوں کو بھی فخر کرتے دیکھا جاتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ بیواؤں کی شادی تو ان لوگوں میں عام ہو چکی ہے۔ اور آریہ باوجود بانی آریہ سماج کی سخت مخالفت کے بیواؤں کی شادیاں کرانے میں مصروف ہیں۔ اب وہ اس کوشش میں ہیں۔ اور حالات اور واقعات نے اس کے لئے انہیں مجبور کر دیا ہے۔ کہ خاوند بیوی کی زندگی میں ہی حالات کے ناقابل برداشت ہو جانے کی صورت میں انہیں ایک دوسرے سے علیحدہ ہو جانے اور اپنے لئے نیا زوج بنا لینے کی سہولت پیدا ہو جائے یہی وہ مقصد ہے۔ جسے مدنظر رکھ کر دیانند سالویشن مشن ہوشیار پور کوشش کر رہا ہے اور جس کی یہ کوشش ہے۔ کہ ہندو معلقہ عورتوں کو اس ظلم و ستم سے بچائے۔ جو موجودہ صورت میں ان پر ہو رہا ہے۔

اگرچہ اس کوشش میں کامیابی حاصل ہونے کی صورت میں ہندو دھرم جڑ تک ہل جائے گا۔ اور مذہبی لحاظ سے ہندوؤں میں بہت بڑی ابتری پھیل جائیگی۔ کیونکہ ان کے عقیدہ کو سخت دھکا لگیگا۔ لیکن اس میں شک نہیں۔ کہ وہ مظلوم عورتیں جو صرف اس لئے دکھ اٹھا رہی ہیں۔ کہ ہندو دھرم کے رو سے وہ اپنے خاوندوں سے مخلصی پانے کی حقدار نہیں ہیں۔ ان کے لئے سہولت پیدا ہو جائے گی۔ اور وہ جیتے جی آگ میں جلنے سے بچ جائیں گی۔ وہ اصلاح پسند ہندو اصحاب قابل تعریف ہیں۔ جنہوں نے یہ تحریک شروع کر رکھی ہے۔ اور تمام مظلومین سے ہمدردی رکھنے والوں کی تائید ان کے ساتھ ہے۔

ایک انگریزی ٹکٹ کے متعلق اعلان

سلور جوبلی کے موقعہ پر ایک انگریزی ٹریکٹ بعنوان A Present to His Majesty The King Emperor ابو الفضل محمود صاحب قادیان نے شائع کیا تھا۔ چونکہ ابھی ایک ماہ تک سلور جوبلی کی خوشیاں منائی جائیں گی۔ اس لئے

اخبار "پیغام صلح" کی قابل مؤاخذہ حرکت

انجمن احمدیہ مردان کی قراردادیں

انجمن احمدیہ مردان کا ایک غیر معمولی اجلاس ۱۰ مئی ۱۹۳۵ء بروز جمعہ مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قراردادیں پاس کی گئیں۔

(۱) انجمن احمدیہ مردان کا یہ اجلاس اخبار پیغام صلح لاہور کے اس بے بنیاد اور بے حقیقت مضمون کے خلاف جو کہ اس نے اپنی سات اپریل کی اشاعت میں قاضی محمد یوسف صاحب احمدی پشاور کے خلاف ان کو دیدہ دانستہ بدنام کرنے کی غرض سے شائع کیا۔ اظہار غم و غصہ کرتا ہے۔ یہ اجلاس سمجھتا ہے۔ کہ اخبار مذکور نے قاضی صاحب موصوف پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کا ناپاک الزام لگا کر ان کو قتل کرنے کی بالواسطہ تلقین کی ہے۔ اور یہ بھی جانتا ہے۔ کہ اخبار مذکور نے احمدی اور غیر احمدی پبلک کے درمیان جذبات نفرت اور دشمنی پھیلانے کی کوشش کی ہے۔

(۲) یہ اجلاس حکومت پنجاب اور حکومت صوبہ سرحد سے درخواست کرتا ہے۔ کہ اخبار مذکور اور اشخاص متعلقہ کے خلاف قانون ملک کے ماتحت ایکشن لیں۔ ورنہ احتمال ہے۔ کہ اخبار کی یہ بے جا حرکت حکومت اور مسلم پبلک دونوں کے لئے مستقل تکلیف کا باعث بن جائے۔

(۳) قرار پایا کہ مندرجہ بالا قراردادوں کی نقول ہز ایکسی لنسی گورنر بہادر پنجاب۔ ہز ایکسی لنسی گورنر بہادر صوبہ سرحد۔ ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع پشاور۔ سینئر سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس پشاور اسسٹنٹ صاحب آئی۔ جی۔ پولیس۔ سی۔ آئی۔ ڈی۔ صوبہ سرحد۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی اخبار "الفضل" قادیان۔ اخبار "فاروق" قادیان۔ اخبار "ظفر" لاہور۔ اخبار "سن رائز" لاہور کو بھجوائی جائیں۔

میاں محمد عبد اللہ جان اختر بی اے ایل ایل بی سکرٹری

ڈاکٹر سر اقبال کے بیان پر اخبار سٹیٹسمین کا تبصرہ

حکومت اور مسلمانوں کا سمجھدار طبقہ احمدیوں کو سیاست انتظام ملکی اور قانون دانی میں نہایت قابل مسلمان اور ہندوستانی سمجھتا ہے

اخبار سٹیٹسمین نے اپنی ۱۳ مئی ۱۹۳۵ء کی اشاعت میں ایک ایڈیٹوریل سر محمد اقبال کے اس بیان کے متعلق شائع کیا ہے۔ جو ڈاکٹر صاحب نے جماعت احمدیہ کے خلاف حال ہی میں اخبارات میں شائع کرایا ہے۔ ذیل میں اس کا ترجمہ دیا جاتا ہے:۔

ایک غیر مسلم ہونے کی حیثیت سے سر محمد اقبال کے مضمون متعلق قادیانی تحریک پر مفصل تبصرہ شائد موزوں نہ ہو۔ کیونکہ ممکن ہے۔ ہماری تنقید شائد انہیں اسی طرح ناگوار گذرے جس طرح چرچ آف انگلستان کو مذاہب رومن اور کیتھولک کے باہمی تنازعات یا کتاب النماز کی بحثوں میں مسلمانوں کی مداخلت ناگوار گذر سکتی ہے۔ لیکن چونکہ سر محمد اقبال نے ہماری رواداری کو اپیل کیا ہے۔ اس لئے ہم بھی مجمل تنقید کی اجازت چاہتے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب موصوف نے ہمیں اپنے ان جذبات عدم رواداری کے سمجھنے کے لئے بھی مدعو کیا ہے۔ جن کے رکھنے کا ان کے خیال میں انہیں اس لئے حق حاصل ہے۔ کہ ان کے نزدیک قادیانی تحریک خالص روحانی دائرہ سے بہت دور جا پڑی ہے۔ اور جسے وہ اسی دائرہ کے اندر محدود رکھنے کے خواہشمند ہیں۔ ان کے مضمون میں کمزور اور مضبوط دونو پہلو موجود ہیں۔ ان کے بیان کا مضبوط پہلو تو یہ ہے۔ کہ انہوں نے اس تنازع کے سیاسی پہلو کو ارفع کرنے کی سعی بلیغ کی ہے۔ مگر اس کا کمزور پہلو یہ ہے۔ کہ انہوں نے ایک وقت میں دو تیر چلانے کی کوشش کی ہے۔ ہم یہ بات ان کے وقار کے خلاف نہیں لکھ رہے۔ ہمیں ان کی نمایاں قابلیت اور نیک نیتی کا اعتراف ہے۔ ہمارا مطلب صرف یہ ہے۔ کہ اس بحث کو بلند کرکے سیاسی مسائل کے میدان سے قطعی طور پر الگ کر لینا چاہئے۔ کیونکہ سیاسیات کے ساتھ اس کے اختلاط کے متعلق اغراض سے کام لینا تمام ان نقائص کو حق بجانب تسلیم کر لینا ہوگا۔ جو ڈاکٹر صاحب کو گورنمنٹ کی اس مسئلہ کے متعلق پوزیشن میں نظر آتے ہیں۔

انہوں نے اس بات پر قطعاً کوئی روشنی نہیں ڈالی۔ کہ وہ کسی ایک قوم کے مذہبی اختلافات کی موجودگی میں اس کے گورنمنٹ کے ساتھ تعلق کو کس وقت تک اور کس حد تک گوارا کرتے ہیں۔ بطور مثال احمدیوں کے حکومت کے اعلےٰ عہدوں پر فائز ہونے کے خلاف مسلمانوں نے کچھ شورش کی ہے حکومت اور ساتھ ہی راسخ العقیدہ مسلمانوں کا سمجھدار طبقہ احمدیوں کو سیاست۔ ملکی انتظام اور قانون دانی میں نہایت مسلمہ قابلیت کے مسلمان اور ہندوستانی سمجھتا ہے۔ اور اسے اس بات کی کوئی پروا نہیں۔ کہ آیا احمدی راسخ العقیدہ مسلمان ہیں یا نہیں۔

کیا ڈاکٹر صاحب چاہتے ہیں۔ کہ حکومت اس سوال کی طرف بھی متوجہ ہو۔ لیکن اگر مذہبی مسائل۔ سیاست اور انتظام ملکی اس طرح ایک دوسرے پر اثر انداز ہونے لگیں تو یہ سلسلہ کبھی ختم نہ ہوگا۔ پنجاب کی ہندو آبادی سکھوں کے مطالبہ پر پہلے دو سیاسی فریقوں میں منقسم ہو چکی ہے۔ اسی قسم کا موقعہ اب ڈاکٹر اقبال اور انکے ہم خیال لوگوں اور حکومت کے سامنے ہے۔ وہ احمدیوں کو جداگانہ نیابت اور ویٹیج weightage دے کر ایک علیحدہ سیاسی اقلیت میں تبدیل کر سکتے ہیں۔ تاکہ حکومت ان کے مذہبی اختلافات کو انتظام ملکی میں بھی ملحوظ رکھ سکے۔ یا پھر وہ اس بات پر متفق ہو جائیں۔ کہ ان کے باہمی اختلافات کو سیاسی اور انتظام ملکی کے معاملات میں کوئی دخل نہ ہو۔ اور ان تمام کے ساتھ ایک جیسا سیاسی برتاؤ کیا جائے۔ ان اسباب کی بنا پر اگر ہم یہ کہیں کہ سر محمد اقبال کا آرٹیکل درمیان ہی میں الجھ کر رہ گیا ہے۔ تو وہ ہمیں معاف کریں۔ کیونکہ جس حد تک یہ چلتا ہے۔ اس حد تک ان کے مطمح نظر کا قابل قدر اور زندہ ترجمان ہے۔ اور یہ بات ہم قادیانی سوال سے بالکل غیر جانبدار رہتے ہوئے لکھ رہے ہیں۔ کیونکہ ظاہر ہے۔ کہ ایک شخص کے مذہبی عقائد کی پختگی۔ اور اس کے جماعتی نظام کی مضبوطی دوسرے شخص کے لئے باعث خطرہ ہو سکتی ہے۔ لیکن پھر بھی وہ دونوں خدا کی رضا کے یکساں طور پر جویاں ہو سکتے ہیں۔ ایک ہی کیتھولک چرچ میں ایک طرف تو انگلیکن طریق سے عبادت ہوتی ہے۔ جس کی طاقت۔ یگانگت اور تفوق کا راز اسی کے مذہبی خیالات وعقائد کی وسعت بنیاد اور قوت لچک میں پایا جاتا ہے اور دوسری طرف رومن طریقہ مذہب ہے۔ جو مضبوطی کے لحاظ سے یا وسیع ہر دلعزیزی کی رو سے بدیں وجہ اول الذکر کے دوش بدوش ہے۔ کہ وہ آزادی و رواداری کی روح کو میدان تفریق کے قریب تر سمجھتا ہے۔

سر محمد اقبال نے اسلام کی چند ایک بنیادی خصوصیتوں پر زور دیا ہے۔ جو فی الحقیقت اسلام کیلئے حسن انتظام۔ جامعیت اور اعلےٰ ضبط کی جاذب نظر خوبصورتی مہیا کرتی ہیں یہ خصوصیات مذہبی زندگی میں بھی ظاہر ہوتی ہیں۔ جیسا کہ ڈاکٹر اقبال نے انہیں پیش کیا ہے۔ اور سیاسی زندگی میں بھی جیسا کہ بھائی پرمانند ایسا شخص بھی اس کا اقرار کرنے میں مجبور ہے۔

ہم نے کسی گذشتہ موقعہ پر لکھا تھا۔ کہ نماز عید کے موقع پر دیکھنے والا دیکھتا ہے کہ کس طرح ایک نہایت وسیع جماعت شاد کامی سے مملو۔ نہایت خاموشی اور اطمینان کے ساتھ اس صلاحیت اور نفاست کے ساتھ قطار در قطار ہو جاتی ہے۔ کہ ایک فوجی بھی اسے دیکھکر حیران رہ جاتا ہے۔ اور کس عمدگی سے ساری کی ساری جمعیت نماز کی مختلف کیفیتوں میں سے یکجہتی۔ یکسوئی اور کامل صحت کے ساتھ گذرتی ہے۔ ہم نے اس کو عظیم الشان اسلامی مذہبی اخوت کی مجموعی یکسوئی اور جامعیت کا جس سے کہ اسلام کی نہ رکنے والی رو نے اس وقت کی دنیا کو مسخر کر ڈالا تھا۔ ایک ظاہرہ اور دیدہ زیب بیرونی نشان بتایا تھا۔ وہ نشان اب بھی موجود ہے۔ اور وہ تمدن جس کی یہ نمائندگی کرتا ہے۔ اب بھی نہایت خوشکن شکل میں پایا جاتا ہے۔ ہم سر محمد اقبال کے ساتھ ان کے اس جامعیت کے کھو جانے کے اندیشہ پر پوری پوری ہمدردی تو کر سکتے ہیں۔ لیکن اس کے انتشار کے اسباب کے ساتھ یا اس کے اس علاج کے ساتھ جو ڈاکٹر صاحب نے تجویز کیا ہے۔ ہمیں قطعاً اتفاق نہیں ہے:۔

تحریک جدید کے ماتحت بورڈنگ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تحریک جدید کے ماتحت جن دوستوں نے اپنے بچوں کو خاص تربیت کے لئے پیش کیا ہے۔ انکی تعداد خدا کے فضل وکرم سے روز افزوں ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ایسے طلباء کے متعلق ہدایات جاری فرما دی ہیں۔ اور ان پر عملدرآمد شروع کر دیا گیا ہے۔ انکو مدنظر رکھتے ہوئے کہا جا سکتا ہے۔ کہ ایسے بچوں کا مستقبل جو اس بورڈنگ میں زیر تربیت ہونگے۔ انشاء اللہ نہایت شاندار ہوگا۔ جنکے بچے ابھی تک نہیں آئے انہیں یاد دہانی کرائی جاتی ہے۔ کہ بہت جلد بورڈنگ میں داخل کرائیں۔ حضور نے چند ایک پابندیوں کے ساتھ یہ بھی منظور فرما لیا ہے۔ کہ اگر بچے اپنے کھانے کا انتظام اپنے گھر پر یا اپنے رشتہ داروں کے ہاں کرنا چاہیں۔ تو ان کو بھی قبول کیا جا سکتا ہے

[illegible]

آئینِ جدید کے نفاذ کی تیاریاں

پنجاب کونسل کے ووٹروں کے متعلق قواعد

رائے دہندگان کی فہرستوں کی تیاری اوران کے اصول

۱۔ زیر احکام حکومت پنجاب عنقریب پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کے متعلق جو اس مسودہ قانون حکومت ہند کے احکام و شرائط کے مطابق مرتب ہوگی۔ جو اس وقت پارلیمنٹ کے سامنے ہے۔ رائے دہندگان کی ایک عارضی فہرست تیار کرے گی اس عارضی فہرست سے حلقہ جات نیابت کی آخری حد بندی کے سلسلہ میں کام لیا جائیگا نیز انتخاب عام کے متعلق اس باقاعدہ فہرست کے لئے بنیاد کا کام دے گا۔ جو غالباً آئندہ سال مرتب کیا جائے گا۔ لہذا جملہ متعلقہ اشخاص سے درخواست ہے کہ وہ اس عارضی فہرست کو حتی الامکان صحیح اور جامع بنانے میں حکام کی مدد کریں۔ تاکہ بعد کو جو تبدیلیاں ناگزیر ثابت ہوں۔ ان کی تعداد کم سے کم رہ جائے۔

یہ معلوم ہوگا۔ کہ رائے دہندگان کی بعض خاص جماعتیں صرف اس صورت میں رائے دہندگان میں شامل ہو سکتی ہیں۔ جب وہ خود درخواست کریں۔ لہذا امید ہے۔ کہ جو اشخاص ان جماعتوں میں شامل ہیں۔ وہ اس سال قواعد میں مندرجہ تاریخوں کے مابین اپنی اپنی درخواستیں دینے کے لئے اس موقعہ سے فائدہ اٹھائے بغیر نہیں رہیں گے۔ ان اشخاص کو جو صرف انکم ٹیکس گزار کی حیثیت سے رائے دہندگی کے اہل ہیں یاد دلانا ضروری ہے کہ وہ پٹواریوں اور محرروں کو مطلع کردیں کہ ہم انکم ٹیکس گزار ہیں کیونکہ جب پٹواریوں اور محرروں کو مطلع کیا جائے۔ ان کے لئے یہ معلوم کرنا کہ کون انکم ٹیکس دیتا ہے۔ اور کون نہیں دیتا مشکل ہو جاتا ہے۔

۲۔ متذکرہ بالا دو جماعتوں سے قطع نظر پٹواری اور محرر خواہ وہ دیہات میں ہوں یا قصبات میں۔ اپنے اپنے کاغذات مال کے معائنہ کرتے اور گھر گھر تحقیقات کرنے کے بعد رائے دہندگان کے ناموں کا اندراج کرلیں گے۔

۳۔ عارضی فہرست کی اغراض کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ صرف مسلمانوں سکھوں۔ ہندوستانی عیسائیوں اور عام رائے دہندگان (جس میں ہندو اور وہ جملہ رائے دہندگان شامل ہیں۔ جو مسلمان۔ سکھ ہندوستانی عیسائی۔ اینگلو انڈین یا یورپین ہیں) کے نام درج فہرست کئے جائیں۔

۴۔ کسی رائے دہندہ کو ایک سے زیادہ فہرست میں درج نہیں کیا جائے گا رائے دہندگان کو اس رقبہ میں جہاں عام طور پر وہ سکونت پذیر ہوں۔ درج کیا جائے گا۔ اگر کسی رائے دہندہ کی سکونتی صفت ایک سے زیادہ جگہ سے متعلق ہو۔ تو اسے اندراج کنندہ حکام کو اس مقام کی اطلاع دینی چاہئیے۔ جہاں وہ اپنا نام درج فہرست کرنا چاہتا ہے۔

۵۔ رائے دہندگی کے اہل اشخاص کے نام ۱۵ مئی سے ۱۳ جولائی ۱۹۳۵ء تک درج فہرست کئے جائیں گے۔

ووٹر کون ہو سکے گا؟

۶۔ فہرست رائے دہندگان میں اندراج کے لئے جو صفات درکار ہیں۔ ان کا ملخص ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ اس شخص کا نام فہرست رائے دہندگان میں درج کیا جائے گا۔ جو

(ا)۔ ایسی زمین کا مالک ہو جس کا تشخیص شدہ معاملہ پانچ روپیہ سالانہ سے کم نہیں۔

(ب)۔ کسی زمین پر جس کا تشخیص شدہ معاملہ پانچ روپیہ سالانہ سے کم نہیں۔ حق موروثیت رکھتا ہو۔ یا

(ج) ایسا معافی دار یا جاگیردار ہو جس کی معافی یا جاگیر دس روپیہ سالانہ سے کم نہیں۔ یا

(د) رقبہ متعلقہ میں کم از کم چھ ایکڑ آبپاش اراضی یا کم از کم بارہ ایکڑ غیر آب پاش اراضی پر بحیثیت مزارعہ قبضہ رکھتا ہو۔

تشریح:۔ جب کوئی شخص آب پاشی اور غیر آب پاشی اراضی پر بہ حیثیت مزارعہ قابض ہو۔ اور ہر دو اقسام کی اراضی کا رقبہ علی الترتیب چھ ایکڑ اور بارہ ایکڑ سے کم نہ ہو۔ تو اس کو حق رائے دہندگی حاصل ہوگا۔ بشرطیکہ آب پاش زمین کا رقبہ مل کر چھ ایکڑ سے زیادہ یا اس کے برابر معلوم ہو۔ یا

(ہ)۔ گزشتہ بارہ ماہ مسلسل ایسی جائداد غیر منقولہ کا مالک چلا آیا ہو۔ جس کی مالیت دو ہزار روپیہ سے کم نہ ہو۔ یا سالانہ کرایہ کم از کم ساٹھ روپیہ ہو۔ اس جائداد غیر منقولہ میں اراضی جس پر معاملہ زمین تشخیص ہو شامل نہیں۔ لیکن مکان جو ایسی اراضی پر تعمیر ہو شامل ہے (تشریح اگر ایک شخص کو ایسی جائداد ورثہ میں پہنچی ہو۔ تو جس عرصہ تک اس کا مورث (جس سے ایسے شخص کو جائداد ورثہ میں ملی ہو) مالک رہا ہو۔ وہ عرصہ اس کے جانشین کا متصور ہوگا۔

(و) بارہ ماہ پیشتر مسلسل جائداد غیر منقولہ پر بحیثیت کرایہ دار قابض رہا ہو بشرطیکہ سالانہ کرایہ ساٹھ روپیہ سے کم نہ ہو۔ اس جائداد غیر منقولہ میں اراضی جس پر معاملہ زمین تشخیص ہو۔ شامل نہیں۔ مگر مکان جو ایسی اراضی پر تعمیر ہو۔ شامل ہے۔ یا

(ز) گذشتہ مالی سال کے اندر اس پر کم از کم پچاس روپے براہ راست محصول میونسپل کمیٹی یا محصول چھاؤنی تشخیص ہوا ہو۔ یا

(ح) گذشتہ مالی سال کے دوران میں اس پر انکم ٹیکس تشخیص کیا گیا ہو یا

(ط) گذشتہ مالی سال کے اندر کم از کم دو روپے حیثیت ٹیکس یا ٹیکس پیشہ وران یا جن اضلاع میں یہ ٹیکس عائد نہ ہو۔ کوئی اور براہ راست ٹیکس پنجاب ڈسٹرکٹ بورڈ ایکٹ کے ماتحت کم از کم دو روپے تشخیص کیا گیا ہو۔ یا

(ی) اس رقبہ کے اندر جس کے متعلق فہرست رائے دہندگان تیار کی جا رہی ہے ذیلدار۔ انعام دار۔ سفید پوش یا نمبردار ہو۔ یا

(ک) حضور ملک معظم کی باقاعدہ افواج کا ریٹائرڈ پنشن خوار یا ڈسچارج شدہ افسران کمشنڈ افسر یا سپاہی ہو۔ یا

(ل) پرائمری یا اس کے برابر یا اس سے زیادہ تعلیمی امتحان پاس کیا ہو۔

خواتین کیلئے رائے دہندگی کے اصول

۷۔ متذکرہ بالا صفات کا اطلاق جملہ اقسام کے اشخاص پر ہوگا۔ لیکن عورت ہونے کی صورت میں اگر وہ متذکرہ صدر صفات میں سے کوئی صفت نہ رکھتی ہو۔ تو پھر بھی اس کا نام درج ہو سکتا ہے اگر وہ مندرجہ ذیل صفات میں سے کوئی صفت رکھتی ہو۔

۱۔ خواندہ ہو۔ یا

۲۔ کسی ایسے شخص کی بیوی ہو جسے موجودہ پنجاب لیجسلیٹو کونسل میں ووٹ دینے کا حق حاصل ہو۔ لیکن اس قاعدہ کا اطلاق ذیلداروں۔ انعام داروں۔ سفید پوشوں۔ یا نمبرداروں پر نہیں ہوتا۔ یا

۳۔ کسی ایسے شخص کی پنشن خوار بیوہ یا پنشن خوار ماں ہو۔ جو حضور ملک معظم کی باقاعدہ افواج کا افسران کمشنڈ افسر یا سپاہی تھا۔ (اس قاعدہ کا اطلاق جنگی انعامات حاصل کرنے والوں پر نہیں ہوتا)

پسماندہ اقوام کی نمائندگی

۸۔ بعض اقوام کے ساتھ جو اب تک پس ماندہ اقوام کے نام سے موسوم تھیں لیکن جنہیں اب جدولی کا نام دیا گیا ہے۔ جداگانہ سلوک کیا گیا ہے۔ یہ اقوام مندرجہ ذیل ہیں۔ آددھرمی۔ بوریا۔ چمار۔ چوہڑہ داگی اور کولی۔ ڈومنا۔ اوڈ۔ سانسی سریڑا۔ مزہبی (مزہبی) بنگالی پرڑ۔ بازیگر بھنجرا۔ چنال۔ دھنک۔ گگڑا۔ گنڈھیلہ کھٹیک۔ کوری۔ نٹ۔ پاسی۔ پیرنا۔ سپیلا۔ سرکی بند۔ میگھ اور رامداسیہ ان اقوام کا کوئی فرد جو نہ مسلم ہے۔ نہ سکھ نہ عیسائی۔ اگر بصورت دیگر اہل نہ ہو تو وہ عام رائے دہندگان میں درج ہو سکتا ہے۔ اگر اس میں مندرجہ ذیل صفات میں

سے کوئی صفت ہو۔

(۱) خواندہ ہو۔ یا

(۲) گذشتہ بارہ ماہ مسلسل ایسی جائداد غیر منقولہ یا مکان کے ملبہ کا مالک چلا آیا ہے۔ جس کی مالیت پچاس روپے سے کم نہیں ہے اس جائداد غیر منقولہ میں وہ اراضی شامل نہیں ہے۔ جس پر معاملہ زمین تشخیص کیا گیا ہو۔

(۳) گذشتہ بارہ ماہ مسلسل جائداد غیر منقولہ پر بحیثیت کرایہ دار قابض رہا ہو جس کا سالانہ کرایہ چھتیس روپے سے کم نہ ہو۔

۹۔ جب کوئی شخص کسی ایسی عمارت یا حصہ عمارات پر بوجہ اپنے عہدہ خدمت یا ملازمت کے قابض ہو۔ تو وہ شخص بطور کرایہ دار قابض متصور ہوگا۔ مگر اس میں ایسی عمارت یا حصہ عمارات جو فوجی یا پولیس لائن میں واقع ہو شامل نہیں۔ جس صورت میں کہ کوئی عمارات یا حصہ عمارت علیحدہ علیحدہ اشخاص کے پاس ہو۔ اور دو یا دو سے زیادہ مختلف اشخاص اس عمارت یا حصۂ عمارت میں رہتے ہوں۔ تو ایسی جداگانہ رہائش کی وجہ سے صرف ایک خواندہ اندراج کا حق دار تصور ہوگا۔

۱۰۔ "خواندہ" سے مراد یہ ہے کہ متعلقہ شخص جس کسی زبان میں جس کو وہ پسند کرے۔ خط کی نوشت وخواند کے قابل ہو۔

۱۱۔ "مالک" کی تعریف میں مرتہن یا کوئی ایسا شخص جو کسی جائداد پر بحیثیت ٹرسٹی (امین) قابض ہو۔ شامل نہیں۔

۱۲۔ لفظ بیوی کا مطلب ایک ایسے شخص کی صورت میں جس کی ایک ہی بیوی ہے وہی بیوی ہے اور جس شخص کی ایک سے زیادہ بیویاں ہوں۔ ان میں سے وہ بیوی مراد ہے جو اکوب سے پہلے بیاہی گئی:

درخواستیں دے کر رائے دہندگی کا حق حاصل کریں

۱۳۔ مندرجہ ذیل اقسام کے اشخاص صرف اپنی درخواستیں دینے پر درج فہرست کئے جائیں گے۔

(الف) جملہ اشخاص (مرد اور عورتیں) جو خواندہ ہونے کی بنا پر درج فہرست ہونے کے دعویدار ہیں۔ یا جنھوں نے ابتدائی یا کوئی مادی یا اس سے زیادہ بلند تعلیمی قابلیت حاصل کی ہو۔

(ب) جملہ عورتیں جو مندرجہ ذیل وجوہ کی بناء پر درج فہرست ہونے کی دعوے دار ہیں۔

(۱) وہ کسی ایسے شخص کی بیوی ہے۔ جو جائداد کے متعلق جزوی صفت کا مالک ہو۔ یا

(۲) ملک معظم کی باقاعدہ افواج کا سبکدوش پنشن یافتہ یا ڈسچارج شدہ افسران کمشنڈ افسر یا سپاہی کی بیوی ہے۔ یا

(۳) کسی ایسے شخص کی پنشن خوار بیوہ یا پنشن خوار ماں ہے۔ جو باقاعدہ افواج کا افسران کمشنڈ افسر یا سپاہی تھا۔

(۴) پٹواریوں اور رجسٹریشن محرروں کو ان درخواستوں سے متعلقہ قواعد کی نقول مہیا کی جائے گی۔ اور جو اشخاص درخواستیں دینا چاہیں۔ وہ ان کا مطالعہ کریں۔

(۵) مذکورہ صفات رکھنے والے اشخاص اپنی درخواستیں ۱۵ مئی اور ۱۳ جولائی ۱۹۳۵ء کے درمیان دے دیں۔

فضل الٰہی ڈائرکٹر انفرمیشن بیورو
نمبر ۸۷۹۔ پنجاب۔ لاہور

جماعت احمدیہ کا انگریزی ہفتہ وار اخبار

جماعت احمدیہ کا انگریزی ہفتہ وار اخبار "سن رائز" جو کچھ عرصہ ہوا بند ہو گیا تھا۔ اب جدید اور نہایت اہم پروگرام کے ماتحت نکلنا شروع ہو گیا ہے۔ چنانچہ اس کے چند نمبر شائع بھی ہو چکے ہیں۔ مضامین دلچسپ مذہبی اور علمی معلومات سے پُر ہوتے ہیں۔ اسلامی تمدن کا شارح۔ مسلمانوں کے حقوق کا محافظ موجودہ زمانے کے معاشرتی اور اقتصادی پہلو پر روشنی ڈالنے والے مضامین کا حامل ہونیکے علاوہ اسکی خاص خصوصیت یہ ہے۔ کہ اسمیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات جمعہ کا ترجمہ بھی دیا جاتا ہے۔ جماعت کے انگریزی دان احباب کا فرض ہے۔ کہ خود اس کے خریدار بننے کے علاوہ غیر احمدی دوستوں کو بھی بنائیں۔ تاکہ احمدیت کے متعلق جو غلط فہمیاں مخالفین سلسلہ کی طرف سے غیر احمدی انگریزی دان طبقہ میں پیدا کی جاتی ہیں ان کا ازالہ ہوتا رہے۔ قیمت اخبار عوام کیلئے چار روپیہ سالانہ۔ طالبعلموں کیلئے تین روپیہ۔ نمونہ کا پرچہ مفت مینیجر صاحب اخبار "سن رائز" ۲۵ ٹمپل روڈ لاہور سے منگا کر ملاحظہ کریں۔

احراریوں کی صفِ ماتم پر جشن مسرت

عوام کو اکٹھا کرنے کا نیا ڈھنگ

لاہور ۱۵ مئی۔ آج بعد نماز مغرب دہلی دروازہ کے احرار نے مسٹر کے۔ ایل گابا کے ولایت جانے کی خوشی میں ایک مجلس منعقد کی۔ اگرچہ کراچی کے المناک حادثے کے باعث مرکزی مجلس احرار ہند سوگ میں ہے۔ اور اس کے ہاں صفِ ماتم بچھی ہے۔ جس کے باعث وہ سلور جوبلی کی تقریب میں حصہ نہیں لے سکی۔ لیکن جلسے کے لئے سامعین کا جمع کرنا بھی ضروری تھا۔ جو بغیر کسی حیلے کے ناممکن تھا۔ اس لئے مجبوراً ریڈیو کا انتظام کر کے گراموفون ریکارڈ لگائے گئے۔ جنہوں نے نہایت دردناک لَے کے ساتھ

ترڑپت کٹے نَ رین — کا ہے ملے مورے چین

سُنا سُنا کر اتنے تماشائی اکٹھے کر لئے۔ کہ تمام اگلے پچھلے جلسوں کی کمی پوری ہو گئی۔ اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ کل چار اور پانچ ہزار کے درمیان مجمع ہوگا جس میں کچھ عورتیں بھی تھیں۔ یہ لاہور میں احراری جلسوں کے حاضرین کی تعداد کا سب سے بڑا ریکارڈ ہے۔

جلسہ مسٹر گابا کو مبارکباد کہتے ہوئے ایڈریس پیش کرنے کے لئے منعقد کیا گیا تھا۔ لیکن کارروائی کا آغاز ایک قرارداد کے ساتھ کیا گیا۔ جو مولوی عبدالودود سرحدی کی گرفتاری پر بطور احتجاج مولوی داؤد صاحب غزنوی نے پیش کی جنہوں نے قاضی محمد یوسف صاحب پر حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرنے کے بے بنیاد الزام کو دہرا دہرا کر عوام الناس کو خوب مشتعل کیا۔ اور کہا کہ میں بلا خوف لومۃ لائم اس بھرے جلسے میں اعلان کرتا ہوں۔ کہ حکومت مرزائیت نوازی کو چھوڑ دے ورنہ اس کے نتائج بھگتنے کے لئے تیار ہو جائے۔ اگر کوئی اسلامی حکومت ہوتی۔ تو ہم مدعی نبوت کو بتا دیتے۔ لیکن کیا کریں ہم بے بس ہیں۔

مولوی حبیب الرحمٰن لدھیانوی نے قرارداد کی تائید کرتے ہوئے کہا۔ اگر مسلمان مجلس احرار کو چندے سے مدد دیں۔ تو احمدیت ابھی مٹ سکتی ہے۔ تبلیغ کانفرنس قادیان کے لئے تیس ہزار روپے کی ضرورت ہے۔ لاؤڈ سپیکروں کی خرید کے لئے ۲۴۰۰/- کی ضرورت ہے۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ ایک ہفتہ کے اندر اندر یہ رقم پوری کر دیں۔ ان کی تقریر کے بعد ایڈریس پڑھا گیا۔ جس کے جواب میں مسٹر گابا نے انگریزی میں ایک مختصر سی تقریر کی۔ ریکارڈوں کے دلنوازگانوں کے بعد ایسے خشک پروگرام کے باعث حاضرین جلسہ میں بے دلی کے آثار نمودار ہو چلے تھے۔ اور قریب تھا۔ کہ جلسہ گاہ سُونی ہو جاتی۔ کہ منتظمین جلسہ نے بھانپ لیا۔ اور حاضرین کا رنگِ طبیعت دیکھ کر "امیر شریعت" عطاء اللہ صاحب کو کھڑا کر دیا۔ جنہوں نے گا کر فارسی کے اشعار سُنانے شروع کر دیئے۔ اور پھر چند ایک دل لگی کی باتیں کر کے تماشائیوں کو خوب ہنسایا۔

آپ نے کہا۔ اٹھتے بیٹھتے۔ چلتے پھرتے۔ خواب و بیداری مستی و ہوشیاری میں میرے دماغ پر بس ایک ہی خیال مستولی ہے۔ اور وہ فتنۂ مرزائیت ہے۔ میں سوچتا ہوں۔ کہ آخر مسلمانوں کا کیا انجام ہوگا۔ لیکن کچھ بھی ہو۔ اے مسلمانو! تم مجلس احرار کو چندہ دیئے جاؤ۔ پھر تم کامیاب ہی کامیاب ہو۔

چندے کا نام سنکر حاضرین نے جان لیا۔ کہ اب جلسے کی کارروائی ختم ہے۔ اور وہ اٹھنے شروع ہو گئے۔ آخر صدر جلسہ نے جلسہ برخاست کر کے اپنی لاج رکھنے کی کوشش کی۔

لیڈی ڈاکٹری کی تعلیم

جماعت احمدیہ میں اس وقت تک لیڈی ڈاکٹروں کی بہت کمی ہے احباب کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ آگرہ میڈیکل سکول میں ڈاکٹری تعلیم پردہ کا لحاظ رکھکر لیڈی ڈاکٹر صاحبان دیتی ہیں۔ جہاں قریباً ۲۰ روپے ماہوار خرچ آتا ہے۔ تاریخ داخلہ ۲۹ جولائی ۱۹۳۵ء ہے۔ مفصل حالات پرنسپل آگرہ میڈیکل کالج سے پراسپکٹس منگوا کر معلوم کئے جا سکتے ہیں۔

باجلاس جناب افسر مال صاحب بہادر ضلع فیروزپور

نواب محمد شاہ نواز خان صاحب والی ریاست ممدوٹ بنام قاسم ولد محمد بخش قمرالدین ولد ناماں ورحمت ولد قادر بخش و محمد سلیم ولد محمود و حاکم ولد چراغ اقوام چھینبہ سکنائے چک چھانگا ہتھم تحصیل مکتسر ضلع فیروزپور۔ دعوی بقایا لگان۔ مقدمہ مندرجہ عنوان میں مدعا علیہم (۱) قمرالدین ولد ناماں (۲) رحمت ولد قادر بخش (۳) محمود و حاکم ولد چراغ اقوام چھینبہ سکنائے چک چھانگا تحصیل مکتسر تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتے ہیں۔ اور روپوش رہتے ہیں۔ لہذا ان کے بلاف اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعا علیہم کو رتبقرر ۶/۳۵ کو بوقت ۸ بجے قبل دوپہر حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی و جواب دہی مقدمہ کی نہ کریں گے۔ تو ان کے خلاف یکطرفہ کارروائی عمل میں آویگی ۱۳/۵/۳۵ (مہر عدالت) (دستخط حاکم)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

واردھا گنج ۱۸ مئی۔ گاندھی جی مسز کملا نہرو کو الوداع کہنے کے لئے جو سوئٹزر لینڈ جارہی ہیں۔ ۲۰ مئی کو بمبئی جائیں گے۔

امرتسر ۱۸ مئی۔ سلور جوبلی کے موقع پر اینٹی جوبلی پوسٹروں کی تقسیم اور گوجرانوالہ لاہور۔ لائل پور امرتسر اور دہلی وغیرہ شہروں میں تلاشیوں۔ تہدید آمیز چٹھیوں کی برآمدگی اور متعدد اشخاص کی گرفتاریوں وغیرہ کی بنا پر پولیس ایک وسیع سازش کا سراغ لگا رہی ہے ہنوز تفتیش ختم نہیں ہوئی۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ ابھی اور بھی بہت سی تلاشیاں اور گرفتاریاں ہونگی۔ پولیس کو اس امر کا یقین ہے۔ کہ اینٹی جوبلی سرگرمیاں انفرادی کوشش کا نتیجہ نہیں۔ بلکہ ایک منظم انڈر گراؤنڈ سازش کا اثر ہیں۔

شملہ ۱۸ مئی۔ پریس میں اس امر کی اطلاعات شائع ہوئی ہیں۔ کہ فوجی حکام نے لاری والوں سے ٹنڈر طلب کئے ہیں۔ کہ بوقت ضرورت فوجوں کو بمبئی تک پہنچا دیا جائے۔ فوجی حکام سے تحقیق کرنے پر معلوم ہوا ہے۔ کہ اس افواہ میں کوئی صداقت نہیں۔

بمبئی ۱۸ مئی۔ ہفتہ مختتمہ ۱۸ مئی کے دوران میں ۵ لاکھ ۸۹ ہزار ۸۲۶ روپے کی مالیت کا سونا اور ۵ لاکھ ۴۷ ہزار ۳۴۴ روپے کے پونڈ بذریعہ جہاز ممالک غیر کو بھیجے گئے۔ جب سے برطانیہ نے طلائی معیار ترک کیا ہے۔ ۲۲۷۶۹۲۲۸۴۶ روپے کا سونا غیر ممالک کو جا چکا ہے۔

بمبئی ۱۸ مئی۔ سکھ دیوی امرت کور نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ اگر سکھ لیڈر خانہ جنگی ختم کرنا چاہیں۔ تو ایک دن میں کر سکتے ہیں۔ لیکن چونکہ وہ نہیں کرتے۔ اس لئے سکھ دیویوں نے قربانی دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ پران تیاگ برت دور افتادہ گمنام مقامات میں رکھے جائیں گے۔ اور بہت کم لوگوں کو ان کا علم ہوگا۔ صرف دیویوں کی نعشیں یکے بعد دیگرے قوم کے پیش کی جائیں گی۔ ابھی یہ فیصلہ نہیں ہوا۔ کہ پہلے برت کون رکھے گی۔

اخبار انڈین لبرل کے نامہ نگار خصوصی کی اطلاع کے مطابق خیال کیا جاتا ہے۔ کہ لارڈ ولنگڈن کے عہدہ وائسرائیلٹی کے اختتام کے بعد سر میلکم ہیلی ہندوستان کے وائسرائے نہیں گے۔

لنڈن ۱۸ مئی۔ لارنس آف عرب جو حادثہ موٹر سائیکل کے ۱۲۰ گھنٹے بعد تک بے ہوش رہا۔ اس کی حالت میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔ حالت نہایت نازک بتائی جاتی ہے۔ اور انہیں مصنوعی طور پر کھانا کھلایا جاتا ہے۔

لنڈن ۱۸ مئی۔ اطالیہ اور ابی سینیا کے مابین جھگڑے کو سلجھانے کے لئے مصالحتی کمیشن مقرر کیا گیا ہے اور امید کی جاتی ہے۔ کہ چھوٹی سلطنتیں اطالیہ اور ابی سینیا سے مطالبہ کریں گی۔ کہ لیگ کونسل کے آئندہ اجلاس تک مصالحتی ذرائع جاری رکھے جائیں۔

بمبئی ۱۸ مئی۔ ایک مسلمان جواہر فروش اور اس کے گھر کے چھ افراد بھمبو والی سٹریٹ پر ایک سہ منزلہ عمارت کو آگ لگ جانے کی وجہ سے جل کر مر گئے۔ آگ بجھانے والا انجن بسرعت وہاں پہنچ گیا۔ لیکن قبل اس کے کہ وہ آگ کو فرو کرنے میں کامیاب ہوتا۔ تمام عمارت نذر آتش ہو گئی

لنڈن ۱۸ مئی۔ برطانیہ میں شدید سردی پڑ رہی ہے۔ کل صبح تباہ کن کہر کی وجہ بہت سے باغات میں پھل اور سبزی کے کاشتکاروں کو کئی ہزار پونڈ کا نقصان پہنچا۔ کارنوال اور سکاٹ لینڈ کے درمیان بہت سے اضلاع میں نہایت شدید برف باری ہوئی ہے۔ شمالی علاقے خصوصاً ڈیون شائر میں کئی بڑی سڑکیں بند ہو گئیں۔ اور بس سروس بدانتظامی کا شکار ہو گئی۔

رنگون ۱۸ مئی۔ ریل کے ایک خاص ڈبے میں ۱۷ مئی صبح کو بہت سے ڈاکوؤں نے گھس کر چینی اور لوہے کی بہت سی اشیاء اڑالیں۔ ڈبا ریلوے سٹیشن کی مغربی جانب ایک ریلوے لائن پر کھڑا تھا۔

بمبئی ۱۸ مئی۔ ایک پٹھان ساہوکار کو اس کے قرضداروں نے خطرناک طور پر مجروح کر دیا۔

پشاور ۱۸ مئی۔ مالاکنڈ سے آمدہ تازہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ لوئی آگرہ میں اپنی مکمل پسپائی کے بعد بادشاہ گل پہلے سرحد کی طرف بھاگا۔ اور اب ہمند علاقہ میں ہے۔ حال ہی میں لوئی آگرہ میں قبائلی لشکر کے ۸۰ اشخاص ہلاک ہوئے

لنڈن ۱۷ مئی۔ پچھلے ہفتہ برطانیہ میں سڑکوں پر حادثہ کے اعداد و شمار مظہر ہیں۔ کہ ۱۳۲ اشخاص ہلاک اور ۵۶۵۴ مجروح ہوئے۔

بمبئی ۱۸ مئی۔ لارڈ بیرابورن گورنر بمبئی شملہ جا رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ انہیں سندھ کی علیحدگی اور دیگر متعلقہ مسائل کے سلسلہ میں وائسرائے کی طرف سے ایک ضروری تار موصول ہوا ہے۔

کلکتہ ۱۷ مئی۔ حکومت بنگال نے بذریعہ گزٹ یہ اعلان کیا ہے کہ ۱۹ مئی کو یوم "محبوسین" منانے کا جو اعلان ہوا ہے۔ اس کے متعلق کوئی خبر یا کوئی مضمون اخبارات میں شائع نہ کیا جائے۔ اس لئے کہ نظربندوں کے آرام و آسائش کے متعلق حکومت خود معقول انتظام کر رہی ہے۔

الور ۱۷ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ الور کے جاگیرداروں اور معافی داروں کا ایک وفد مسٹر کیمبیل انگریز وزیر اعظم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور اس نے درخواست کی۔ کہ حکومت برطانیہ نے ہز ہائی نس مہاراجہ الور کو الور سے دو سال تک باہر رہنے کا جو حکم دیا تھا۔ اس کی مدت چونکہ اب قریب الاختتام ہے۔ اس لئے اعلیٰ حکام سے درخواست کی جائے۔ کہ وہ انہیں ریاست میں واپس بھیج دیں۔

بمبئی ۱۷ مئی۔ ہندو دوکانداروں نے حال میں فرقہ وارانہ فساد کے سلسلہ میں جو ہڑتال کر رکھی تھی۔ وہ کل شام کو ختم ہو گئی

نتھیا گلی ۱۸ مئی۔ اعلیٰ حضرت ظاہر شاہ نے سفیر اضلاع متحدہ امریکہ اور علی اکبر خاں بہمن سفیر ایران کو قصر دلکشا میں شرف ملاقات بخشا۔

الہ آباد ۱۷ مئی۔ گورنمنٹ ہاؤس الہ آباد جو ایک شاندار عمارت ہے۔ اس کے خوبصورت احاطہ کو ہفتہ میں دو بار عوام بطور تفریح گاہ استعمال کر سکیں گے۔

شملہ ۱۶ مئی۔ ریاست کپورتھلہ کے ہوم ممبر نے ایسوسی ایٹڈ پریس کو مطلع کیا ہے۔ کہ کپورتھلہ میں کوئی جدید فرقہ وار شورش نہیں ہوئی۔ اور نہ کوئی آدمی مجروح ہوا۔ آپ نے بیان کیا کہ اس معاملہ میں بعض اخبارات کی اطلاع جس میں تحریر ہے۔ کہ کپورتھلہ میں تیس اشخاص مجروح ہوئے بالکل غلط ہے۔

بمبئی ۱۷ مئی۔ ۱۹۳۶ء کی ایورسٹ کی مہم کے لیڈر مسٹر شپسٹن آج ڈاکٹر چارلس وارن کے ہمراہ بذریعہ جہاز "مانٹوا" یہاں پہنچے۔ اس پارٹی کے دو ارکان اس وقت دارجیلنگ میں موجود ہیں۔ مسٹر شپسٹن نے نمائندہ اخبارات کو بتایا۔ کہ ۳۶ء کے موسم گرما میں ہم ایسا رستہ اختیار کریں گے۔ جس میں بہت ہی کم مشکلات کا احتمال ہو۔ مسٹر شپسٹن اور ان کے رفقاء آج عازم دارجیلنگ ہو جائیں گے۔ اور وہاں سے تبت جائیں گے۔ تاحال انہیں اس بات کا اندازہ نہیں کہ تیاری میں کس قدر وقت صرف آئے گا۔

لاہور ۱۶ مئی۔ پنجاب یونیورسٹی نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ سی آئی ایس اور فنانس سروس کے امتحان میں شامل ہونے والے طلباء کی تربیت اور سہولت کے لئے ایک پبلک سروسز کلاس کھولے۔ یونیورسٹی نے اس کے لئے ایک خاص سکیم بنانے کا انتظام کیا ہے۔ اور پروفیسر جی سی چیٹرجی کو مشیر کے طور پر منتخب کیا گیا ہے۔ ان کا دفتر فارن انفرمیشن بیورو کے دفتر میں ہی ہوگا۔

(عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی